www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

ابو شہزاد

نجات شیرازہ بندی میں ہے جبکہ فرقہ بندی ہلاکت!

قرآن مجید تو انبیاء کرام کی شریعتوں کے اختلاف کے باوجود بھی انہیں ایک امت قرار دیتا ہے:

﴿وان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاتقون ○ فتقطعوا امرھم بینھم زبرا کل حزب بما لدیھم فرحون﴾ (المؤمنون: ۵۲-۵۳)

"(اے پیغمبر) تم یہ سب ایک ہی جماعت ہو اور میں تمہارا رب ہوں پس میرا تقویٰ اختیار کرو' پس لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس پر ہی نازاں ہے"۔ لیکن امتِ مسلمہ فرقہ بندی کی صورت میں کتنے بڑے فتنہ کا شکار ہے؟ مگر یہ ہے کہ خوشنما ناموں اور من گھڑت دعووں سے ایک دوسرے پر برتری کے نعروں پر ہی اکتفاء کرلیا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے فرقہ بندی کو شرک قرار دیا تو رسول کریم ﷺ نے فرقہ بندی کی سزا جہنم قرار دی جس کی نشاندہی عوام میں مشہور حدیث میں بھی کی گئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ "پہلی امتوں سے بڑھ کر امتِ محمد ﷺ فرقہ بندی کا شکار ہوگی۔ ایک قسم کے علاوہ تمام دھڑے آگ میں ہوں گے۔ لیکن جنت میں جانے والوں کی خاصیت یہ ہوگی کہ وہ انتشار سے بچ کر اجتماعی مزاج کے حامل ہوں گے"۔

ظاہر ہے کہ مذکورہ حدیث مختلف فرقوں میں کسی کی برتری ثابت کرنے کی بجائے امت کے اس عمل و کردار کو نمایاں کرنا چاہتی ہے جو رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام کا تھا جس سے نبی کا انفرادی اور اجتماعی (صحابہ کے ہمراہ) رویہ مراد ہے جیساکہ دوسری روایت کے الفاظ ہیں: "مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" یعنی جس طریق پر نبی ذاتی طور پر اور صحابہ کے ساتھ مل کر قائم و دائم رہے۔ حدیث ہذا میں واقعی حق و باطل کے اعتبار سے شریعت کے ایک اہم پہلو کی نشاندہی موجود ہے جس پر مسلم معاشرہ کے افراد اور گروہوں کے رویوں کو پرکھا جاسکتا ہے جبکہ صحیح بخاری کی ایک اور حدیث میں "جماعت المسلمین" کے الفاظ سے ملت اسلامیہ کے "نظم" کا پہلو اجاگر کیا گیا ہے۔ یعنی دونوں حدیثوں میں "وھی الجماعۃ" اور "جماعۃ المسلمین" الفاظ سے دو مختلف ہیئتوں کا بیان ہے۔ "وَہِيَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجماعۃ سے اگر معاشرتی رویہ مقصود ہے تو جماعۃ المسلمین سے مراد حکومت ... لہٰذا مسلمانوں کو معاشرہ میں ایسا فکر و عمل اپنانا چاہئے جو انسانی ہمدردی اور باہمی خیر خواہی پر مبنی ہو۔ اسی طرح نظامِ حکومت سے آخری حد تک استواری اور اطاعت کا سلوک اپنانے میں ہی نجات ہے الا یہ کہ حکومت علی الاعلان کفر کے غلبے اور اسلام کی بیخ کنی شروع کر دے۔

باقی رہا یہ امر کہ مسلمانوں کی تاریخ میں عقیدہ و عمل کی گمراہیاں پھیلتے دیکھ کر مصلحین نے بھی اپنے امتیازی نام رکھے جیسے اہل سنت وغیرہ یا گمراہ فرقوں نے اپنے لئے خوشنما لقب اختیار کئے جیسے معتزلہ کا "اہل العدل والتوحید" کہلانا وغیرہ بلکہ اسی ردعمل میں ان فرقوں کے ایسے نام بھی رکھے گئے جن کو وہ خود اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف ان ناموں کی بنیاد پر حق و باطل کا فیصلہ کرنا معتدل مزاج لوگوں نے کبھی گوارا نہیں کیا۔ چنانچہ کوئی من پسند نام رکھ کر "حق" کا دعویٰ کرتا ہے یا قرآن و حدیث میں وارد نام کو اپنے اوپر چسپاں کرکے اتراتا ہے تو یہ درست طریقہ نہیں ہے بلکہ اس سے امت میں انتشار ہی پیدا ہوگا جو حدیث بالا (تہتر فرقوں والی) کی رو سے مذموم ہی ہوگا خواہ خوارج یا شیعہ کے کسی گروہ کی طرف سے "محمدی" یا حزب اللہ کہلاتا ہو یا کوئی فرد یا گروہ "جماعۃ المسلمین" کی رجسٹریشن کرا کر اس کی رکنیت کا دعویدار بن جائے۔ زیر نظر مضمون اگرچہ کئی پہلو سے تشنہ ہے' جن کی طرف ادارتی نوٹ میں ہم اشارے ہی کرسکے ہیں' تاہم بعض عمدہ نکات اس میں ضرور آگئے ہیں جن پر بالخصوص "جماعۃ المسلمین" رجسٹرڈ کراچی کو غور کرنا چاہیے۔ اگر محترم مقالہ نگار یا کوئی دیگر فاضل شخصیت علمی انداز پر اختصار سے ایسی جملہ احادیث کو سامنے رکھ کر معاشرے میں پائے جانے والے متضاد رویوں کا تعین کرسکے تو اہم خدمت ہوگی۔ اس طرح احادیث کی جمع و تطبیق کے علاوہ بالواسطہ قابل مذمت مذہبی اور سیاسی ٹولیوں کی پہچان بھی ہو جائے گی۔ (محدث)

الجماعہ اور فرقے

الجماعہ

ملتِ اسلامیہ کے متعلق نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ[1]

"خبردار! تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے' وہ بہتر (۷۲) ٹکڑوں میں بٹ گئے تھے۔ اور یہ ملت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہتر (۷۳) ٹکڑوں میں بٹ جائے گی۔ جن میں سے بہتر (۷۲) جہنم میں اور ایک جنت میں ہو گا۔ اور وہ ایک "الجماعہ" ہے....

(امام ابو داؤد نے "کتابُ السنہ" میں اس حدیث کو ذکر کر کے یہ اشارہ کر دیا کہ "الجماعہ" سے مراد وہ لوگ ہیں جو "السنہ" کو لازم پکڑ لیں گے)

مندرجہ بالا حدیث میں (ناجی) جنتی گروہ کو "الجماعہ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اگر ہم اس حدیث کے مختلف متون کا مطالعہ کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ یہ ناجی گروہ وہ ہو گا جو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر گامزن ہو گا۔ جیسا کہ ترمذی میں امام ترمذی ابوابُ صفتِ جہنم کے "باب افتراق ھذہ الامہ" کے ذیل میں یہ حدیث لائے ہیں کہ

عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ [۲]

"بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے ایک کے سوا سب آگ میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ وہ کون سا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں"۔

مندرجہ بالا حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ پیش گوئی کر دی تھی کہ میری امت کی تہتر (۷۳) ملتوں (ٹکڑوں) میں سے فقط ایک ملت جنت میں جائے گی اور یہ (ان لوگوں کا راستہ) وہ ہو گا جس پر میں (نبی) اور میرے صحابہ ہیں۔

بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلی روایت جو ابو داؤد کی ہے۔ اس میں جنت میں جانے والے لوگوں کو الجماعہ کہا گیا ہے اور دوسری میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ وہ لوگ نبی کے طریقے (سنت) اور آپ کے صحابہ کے طریقے پر گامزن ہوں گے۔ ان دونوں روایاتِ (ابوداؤد' ترمذی) میں کوئی تعارض نہیں بلکہ ایک روایت دوسری روایت کی ہی تشریح و توضیح کرتی ہے۔

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ نے اختلافِ امت میں سنتِ نبوی اور خلفاءِ راشدین کی سنت کو تھامنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ [۳]

"تو جو شخص میرے بعد رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ تو تم پر میری سنت اور میرے خلفاء جو ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ ہیں ان کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے۔ تم اس کو ہی تھامے رہو اور اس کو مضبوطی سے داڑھوں سے پکڑ لو..." (ترمذی' ابن ماجہ' ابو داؤد' کتاب السنہ' باب فی لزوم السنہ' ولفظ ابوداؤد) (قال الالبانی صحیح' صحیح سنن ابی داؤد' ص ۸۷۱/ ج ۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ اختلاف کے زمانے میں سنتِ نبوی اور خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑنا ضروری ہے اور یہاں خلفاء کی تعریف میں سب سے پہلے صحابہ ہی داخل ہیں کیونکہ آپ نے اپنے بعد کا ذکر کیا ہے۔ اور آپ کے بعد سب سے پہلے صحابہ ہی خلیفہ بنے۔

امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے "جابیہ" کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ نبی نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:[4]

"میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں۔ پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک شخص قسم کھائے گا اور اس سے قسم نہ لی جائے گی۔ گواہ گواہی دے گا اور اس سے گواہی نہ دینے کو کہا جائے گا"۔

خبردار! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں ہوتا مگر تیسرا شیطان ان دونوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ تم پر "الجماعۃ" کو تھامنا ضروری ہے اور تم الجماعۃ سے علیحدگی سے بچو۔ بیشک شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ جو شخص جنت کے درمیان جگہ بنانا چاہتا ہے۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ "الجماعۃ" کو لازم پکڑے"۔

عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کے مجمعے میں دورانِ خطبہ لوگوں کو صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کے بارے میں وصیت کی اور مختلف قسم کے فتنوں کی نشاندہی کرنے کے بعد فرمایا کہ تم "الجماعۃ" (صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین) کو لازم پکڑنا۔ آخر میں مزید نشاندہی کی کہ جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کے لئے "الجماعۃ" (صحابہ، تابعین اور تبع تابعین) کو لازماً تھامنا ہوگا۔

ان روایات کے بعد اس بات پر اصرار کرنا کہ "الجماعۃ" سے مراد خود ساختہ "جماعت المسلمین" رجسٹرڈ ہی ہے۔ اور باقی امتِ مسلمہ جو کتاب و سنت پر عامل ہے خارجُ الاسلام ہے۔ دینِ اسلام کے ساتھ ایک مذاق ہے۔

باقی رہی حذیفہ بن یمان والی حدیث تو خود اس حدیث کے مطالعہ سے ہی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ "الجماعۃ" سے خود ساختہ جماعتُ المسلمین رجسٹرڈ مراد نہیں بلکہ وہ فرقہ ناجیہ مراد ہے جو "ما انا علیہ و اصحابی" کے مصداق ہو خواہ اسے کسی نام سے پکارا جائے اسے عباداللہ کہئے۔ مسلمین کا نام دیجئے یا مومنین سے موسوم کیجئے۔ یہ ایک ہی فرقہ ناجیہ کے نام ہیں جیسا کہ مندرجہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل حدیث سے واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَلٰكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(مسند احمد ص ۳۴۴/ج ۵' قال الالبانی و اسنادہ صحیح' تعلیقات' مشکوۃ : ص ۶۵/۱)

"بلکہ تم وہ نام رکھو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارا رکھا ہے۔ یعنی عباد اللہ' مسلمون' مومنون' یہ تمام نام اللہ ہی کے رکھے ہوئے ہیں"۔ ان میں سے کسی نام سے پکاریئے' وہ الجماعہ ہی ہے۔ ایک سے زائد نام ہونا کوئی جرم نہیں۔ قرآن حکیم نے نبی کے نام کی جو بشارت دی ہے وہ احمد نام کی ہے۔

﴿ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ﴾ (سورۃ الصف:۶)

میں (عیسیٰ علیہ السلام) بشارت دینے والا ہوں' اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی جس کا نام "احمد" ہو گا۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ کے خاندان کے بڑوں نے آپ کا نام محمد ﷺ رکھا اور قرآن حکیم نے بھی محمد ﷺ کے نام کو چار (۴) بار ذکر کیا ہے۔ خود نبی ﷺ نے فرمایا:(۵)

"بے شک میرے چند نام ہیں۔ میں محمد ﷺ ہوں۔ میں احمد ہوں' اور میں الماحی ہوں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں الحاشر ہوں اور لوگ (قیامت میں) میرے قدموں پر اکٹھے کیے جائیں گے اور میں العاقب ہوں اور العاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں"

مسعود صاحب (بی ایس سی) یہ فیصلہ فرمادیں کہ ان ناموں میں سے کون سا نام نبی ﷺ کا ذاتی ہے اور کون سا صفاتی۔ اور نبی کے ان ذاتی اور صفاتی ناموں کے ذریعے فرقے کس طرح وجود میں آتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد جب منافقین نے فتنوں کی یورش کی اور نت نئے فتنے امتِ مسلمہ میں اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کی پیش گوئی کے مطابق امتِ مسلمہ گمراہ فرقوں میں بٹتی چلی گئی۔ حدیث کے جمع کرنے میں قرونِ اولیٰ میں بھی محدثین کو بڑی دشواریوں کو سامنا کرنا پڑا۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف گمراہ فرقوں نے مختلف باتیں منسوب کرنا شروع کردیں۔ ایسے فتنے کے ماحول میں امام ابن سیرین کا یہ قول آج بھی فتنہ پھیلانے والوں کے لئے شمشیر برہنہ کا حکم رکھتا ہے کہ:

"پہلے لوگ اسناد دریافت نہ کرتے تھے۔ لیکن فتنہ بپا ہو جانے کے بعد راویانِ حدیث کے متعلق چھان بین شروع کردی گئی۔ پس غور و خوض کے بعد اہل السنہ کی حدیث قبول کرلی جاتی اور اہل البدعہ کی حدیث رد کردی جاتی"

(مقدمہ صحیح مسلم ص ۱۱/ ج ۱' لسان المیزان ص ۷/ ج ۱' کتاب العلل از ترمذی ص ۲۳۶/ ج ۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثین کا یہ معیار اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فرقہ ناجیہ کو امتِ مسلمہ کے دیگر گمراہ فرقوں سے ممیز کرنے کے لئے "اہل السنۃ" کی اصطلاح سے یاد کیا گیا۔ جو خود نبی ﷺ کے اس قول کی نشاندہی فرما رہا تھا کہ فرقہ ناجیہ وہی فرقہ ہوگا جس پر میری سنت اور میرے صحابہ کی سنت دلالت کرتی ہوگی۔ امام ابن سیرین کا اہل السنۃ کی اصطلاح استعمال کرنا مسلمان سے ہٹ کر کوئی نیا نام نہ تھا بلکہ اس جماعت المسلمین کی شناخت تھی جس کا تعلق الجماعہ سے ہے۔ اور جب مسلمین کے مختلف فرقے ناموں سے وجود میں آگئے تو فرقہ ناجیہ کی شناخت اہل السنۃ کہلائی۔ قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ میں بھی امت مسلمہ کو مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔ مثلاً

۱) حزب اللہ (المائدہ ۵۶۔ المجادلہ ۲۲)

۲) خیر امتہ (آل عمران/۱۱۰)

۳) امتۃً وسطاً (البقرۃ/۱۴۳)

۴) انصار (صحیح بخاری۔ کتاب المغازی ص ۵۸۸/ج ۲)

۵) مہاجر (صحیح بخاری۔ کتاب المناقب ص ۵۳۵/ج ۱)

۶) اہل الہجرۃ (صحیح بخاری۔ کتاب المغازی ص ۶۱۶/ج ۲)

۷) اہل الصفہ (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق ص ۹۵۵/ج ۲)

۸) اہل بدر (صحیح بخاری۔ کتاب المغازی ص ۵۷۵/ج ۲)

۹) اہل التوحید (سنن ترمذی۔ ابواب صفۃ جہنم۔ قال الالبانی صحیح، صحیح سنن ترمذی ص ۳۲۳/ج ۲)

۱۰) اہل الاسلام (سنن ابو داؤد۔ کتاب السنۃ۔ باب فی قتل الخوارج قال الالبانی صحیح، صحیح سنن ابو داؤد ص ۹۰۳)

۱۱) اصحاب الشجرۃ (صحیح مسلم ص ۳۰۳/ج ۲ کتاب الفضائل)

دراصل مسعود صاحب نے صرف الفاظ کا ایک کھیل کم علموں کے سامنے ان کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کھیلا ہے۔ کیونکہ فرقے ناموں سے وجود میں نہیں آتے بلکہ عقائد کی وہ گمراہیاں جو دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا کرتی ہیں، فرقہ بندی کو جنم دیتی ہیں اور قرآن نے فرقہ ضالہ کی بنیاد بھی اسی چیز پر رکھی ہے ماضی کی امتوں میں بھی گمراہ فرقے عقائد میں بگاڑ پیدا ہونے سے وجود میں آئے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق بنی اسرائیل (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے۔ ہرچند کہ وہ فرقہ جو صحیح العقیدہ تھا اور فرقہ ناجیہ میں سے تھا۔ اس کو قرآن نے حواری کہا۔ لاریب یہ بھی "جماعۃ المسلمین" میں سے تھا۔ لیکن قیامت تک کے لئے "حواریوں" کا لفظ استعمال کیا جائے گا اور اس کی ہی تلاوت کی جائے گی۔ ان کے اس صفاتی نام سے فرقہ ضالہ کی بنیاد نہیں پڑی (معاذ اللہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی ہذا القیاس امتِ مسلمہ کے لئے یہ تمام (صفاتی اور ذاتی) نام جو ان کے فرقہ ناجیہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اپنے اندر قطعاً کوئی قباحت نہیں رکھتے حدیث نے کبھی ان کو الجماعہ کہا کبھی عباد اللہ کہا، کبھی مسلمین اور کبھی مومنین، جماعۃ المسلمین وغیرہ

پھر طرفہ تماشا یہ کہ حذیفہ بن یمان کی اس حدیث میں مسعود صاحب نے تحریف بھی کی۔ حدیث میں جماعۃ المسلمین کی عدم موجودگی میں جماعۃ المسلمین بنانے یا اس کے احیاء کرنے کی وصیت حذیفہ کو نبی کریم ﷺ نے نہیں کی۔ لیکن مسعود صاحب نے وصایا نبوی کے عنوان سے نبی کی طرف سے یہ وصیت بھی منسوب کی کہ:

"نہیں ہے تو بنائیے، نہیں بنا سکتے تو پھر تمام فرقوں سے کنارہ کش ہو جائے اور اس حالت میں مرجائیے" (پمفلٹ "ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم" ص-۸)

فریب دینے کے لئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب بہت سے مسلم موجود ہوں تو ان کے ملنے سے خود بخود جماعۃ المسلمین وجود میں آجاتی ہے اور "جماعہ" کے وجود میں آجانے کے بعد ایک "امیر جماعۃ المسلمین" کا ظہور ہو جاتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ حذیفہ سے یہ فرما رہے تھے تو کیا اس وقت حذیفہ صرف اکیلے باقی بچ رہے تھے۔ جن کے اکیلے ہونے کی وجہ سے چونکہ "جماعہ" وجود میں نہیں آسکتی تھی۔ اس لئے وصیت فرمائی کہ تم تنہا ہونے کی وجہ سے جماعۃ المسلمین نہ بنا سکو گے۔ اس لئے تم کو اکیلے رہنا ہوگا۔ چاہے تمہیں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں اور اسی حال میں تمہیں موت آجائے۔

حدیث "تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ" کی وضاحت

حذیفہ بن یمان کی ایک روایت ابوداؤد نے اپنی سنن میں نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ (۱)

"اگر (اس وقت) اللہ کا خلیفہ زمین پر ہو اور وہ تیری کمر پر مارے اور تیرا مال لے لے تو بھی اس کی اطاعت کرنا اور اگر (وہ خلیفہ) نہ ہو تو ان حال میں مرجانا کہ تو درخت کی جڑیں چباتا ہو"۔

اس صحیح حدیث کی موجودگی میں جب نام نہاد بے اختیار امارت کا پول کھلنے لگا تو بجائے اس کے کہ حدیث رسول کریم ﷺ کی طرف رجوع کیا جاتا، لایعنی اعتراضات شروع کر دیئے گئے۔ برا ہو ذہن پرستی کا کیونکہ وہ ایسے ہی گل کھلاتی ہے۔ آیئے دیکھیں کہ اس حدیث پر مسعود صاحب کیا اعتراضات کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

●● پہلا اہم اعتراض یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی سبیع بن خالد کو ابن حجر نے صرف "مقبول" لکھا ہے۔ سو یہ اعتراض اس لئے بھی باطل ہے کہ موصوف خود مقبول راوی کی روایت کو جائز مانتے ہیں چنانچہ قربانی کی دعا احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ وغیرہ سے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "وفیہ ابو عیاش وھو مقبول" (منہاج المسلمین ص ۹۶)....

●● دوسرا اعتراض یہ ہے کہ حدیث کی سند میں قتادہ کا عنعنہ بھی ہے جو اس حدیث کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ الغرض یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

یہ اعتراض بھی باطل ہے کیونکہ موصوف کہتے ہیں کہ "امام حسن بصری، امام الولید بن مسلم، امام سلیمان الاعمش، امام سفیان ثوری، امام سفیان بن عیینہ، امام قتادۃ ..... امام طلحہ بن نافع وغیرہ وغیرہ ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی امام بھی مُدلّس نہیں۔ (کتابچہ اصولِ حدیث مرتبہ مسعود احمد، اشاعت اول ص ۱۶-۱۷)

نتیجہ: جب قتادہ مدلس ہی نہ رہے تو ان کا عنعنہ اور حدیث برابر ہے۔ اس لئے اعتراض باطل ہوا۔ لیجئے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ آگے تحریر کرتے ہیں کہ

"انتباہ! اگر اس تحریر سے پہلے کبھی ہم نے کسی حدیث کو کسی امام کی طرف منسوب کردہ تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا تو وہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے" (کتابچہ اصول حدیث ص ۱۷)

تو صاحب یہ ابو داؤد کی حدیث تو صحیح ہو گئی۔ "اب نہ جائے آمدن نہ جائے رفتن"

●● تیسرا اعتراض الفاظ سے متعلق ہے۔ لیکن جو اصول ذکر کئے گئے ہیں وہ سب موصوف کی ذہنی اختراع ہے۔ جن کا کوئی ثبوت کسی اصولِ حدیث کی کتاب سے نہیں دیا گیا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ﴿ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ﴾ ....واضح رہے کہ احادیث کی اقسام وغیرہ تحریر کرتے وقت مسعود صاحب نے بھی اصولِ حدیث کی کتب کو ملحوظ رکھا ہے۔

●● چوتھا اعتراض یہ ہے کہ حدیث مضطربُ المتن ہے لیکن یہ اعتراض بھی خود ساختہ ہے۔ ابو داؤد کی یہ حدیث جو سنداً صحیح ہے۔ بخاری و مسلم کی صحیح روایتوں کی تشریح کر رہی ہے۔ جس طرح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، اگرچہ تیری پیٹھ پر کوڑے ہی کیوں نہ لگائے جائیں، اور تیرا مال تجھ سے لے لیا جائے ہر حال میں سمع و طاعت لازم ہے"۔ پس مسلم کی روایت کے یہ الفاظ حدیث کو مضطرب یا ضعیف نہیں قرار دے رہے ہیں تو پھر ابو داؤد کی اس روایت پر کلہاڑا کیوں چلایا جا رہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ پانچواں اعتراض یہ ہے کہ ابو داؤد کی حدیث کو کسی نے بھی صحیح نہیں کہا یہ اعتراض یا تو کم علمی پر مبنی ہے یا پھر..... ابوداؤد کی سبیع بن خالد کی روایت پر منذری نے سکوت اختیار کیا۔ علامہ ناصرالدین البانی نے حسن کہا۔ اور مستدرک میں جو روایت ہے اس کو امام حاکم نے صحیح الاسناد کہا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ (مستدرک ص ۴۳۳/ ج ۴)

⑥ چھٹا اعتراض یہ ہے کہ ابو داؤد کی روایت میں چاروں زمانوں کا ذکر وضاحت سے نہیں ہے موصوف نے اس سے شاید یہ نتیجہ اخذ کیا کہ الفاظ کا یہ اختلاف حدیث کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ معلوم نہیں وہ کس اصول حدیث کی بنیاد پر یہ کہہ رہے ہیں اگر ان کے اس خود ساختہ اصول پر عمل کیا جائے تو بخاری مسلم کی کتنی ہی روایات اس اصول کی نذر ہو جائیں گی کیونکہ صحیحین کی بہت سی روایات آپس میں ایک دوسرے سے الفاظ میں مختلف ہیں اور یہ اختلاف کمی و بیشی یا تقدیم اور تاخیر دونوں طرح کا ہے یہ ذہن پرستی کی ایک مکروہ شکل ہے۔ جو لایعنی اعتراضات پیش کر کے حدیث سے جان چھڑاتی ہے۔

⑦ ساتواں اعتراض موصوف کو یہ ہے کہ "معترضین کو ابوداؤد کی حدیث پر بڑا ناز ہے۔ تو آخر وہ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ خلیفہ ہے نہیں۔ تو وہ درخت کا تنا چبا چبا کر مرتے کیوں نہیں۔ فوراً جنگل چلے جائیں اور وہیں تنا چبا چبا کر زندگی کے بقیہ دن گزاریں"

یہ الفاظ منکرینِ حدیث کی زبانوں پر آتے تو تعجب نہ ہوتا۔ صحیح حدیث پر ہمیں ایمان لانا ہے اور نبی کریم ﷺ کے ہر قول پر ایک امتی تو ناز کرتا ہے اور قربان ہو جاتا ہے ہمیں ابوداؤد کی روایت پر ویسا ہی ناز ہے جیسا کہ حذیفہ بن یمان کی بخاری و مسلم کی روایت پر ہے۔

فرقے

لغوی معنی:

فرقے کے لغوی معنی لوگوں کے گروہ کے ہیں اور اس کی جمع "فِرَق" ہے۔
جیسا کہ المنجد میں ہے "الفرقۃ: الطائفۃ من الناس۔ ج فِرق ... المنجد: ص ۶۱۰"
الفرقۃ: لوگوں کی ایک جماعت۔ ج فِرق۔ (مصباحُ اللغات ص ۶۳۰)

قرآن حکیم نے بھی لوگوں کی جماعت پر فرقہ کا اطلاق کیا ہے[۱۲]۔ احادیثِ رسول ﷺ میں بھی فرقہ کا اطلاق لوگوں کے اجتماع اور ان کی جماعت پر ہوا ہے۔

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں دو فرقے ہو جائیں گے تو ان دونوں کے درمیان سے ایک (مارقہ) گروہ نکل جائے گا۔ (ان دو فرقوں میں سے) جو حق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ قریب ہو گا۔ وہ اس (مارقہ) گروہ کو قتل کرے گا۔ (۸)

اصطلاحی معنیٰ: قرآن و حدیث میں جس قسم کے فرقے بنانے کی ممانعت یا مذمت کی گئی ہے وہ اصولِ دین کے اختلاف پر بننے والے فرقے ہیں۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں مالک رحیم کا ارشاد ہے: (۹)

"اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے۔ جس کا حکم اس نے نوح علیہ السلام کو دیا تھا اور ہم نے آپ کی طرف بھی یہی وحی کی اور جس کا حکم ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا تھا کہ دین کو قائم کرو اور فرقے فرقے مت ہو جاؤ"۔

امام ابن کثیر اس آیت کے ذیل میں رقم طراز ہیں کہ (۱۰)

"اور دین تو صرف وہی ہے' جو تمام رسول لے کر آئے تھے اور وہ اللہ کی عبادت ہے جو اللہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور (اے نبی) ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو تم سب میری ہی عبادت کرو"۔

واضح رہے کہ امام ابن کثیر کا قول خود مسعود صاحب نے بھی نقل کیا ہے (کتابچہ الجماعہ: ۲۴)

امام ابن کثیر آگے لکھتے ہیں کہ: (۱۱)

"انبیاء علیہم السلام کے درمیان قدرِ مشترک اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت ہے' اگرچہ ان کے درمیان شریعت اور منہج کا اختلاف تھا' جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: "ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے شریعت اور راستہ بنا دیا ہے"۔

نبی کریم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ کے مطالعہ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا۔ جیسا کہ ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے لوگوں کی نسبت دنیا اور آخرت میں زیادہ قریب ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا ہیں اور دین ایک ہی ہے۔ میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں"

اگر ہم خیر القرون پر ایک نظر ڈالیں تو معلوم ہو گا فرقے کیوں اور کون سے بنے؟

فرقے بننے کی چند وجوہات

اصولِ دین (عقائد و نظریات) میں کمی و زیادتی کرنا کسی صحیح عقیدہ کا انکار کرنا اور کوئی خود

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساختہ عقیدہ اختیار کرنا یا دین کی کسی بنیاد کو ماننے سے انکار کرنا یا اپنے گروہ کے علاوہ تمام امت مسلمہ کی تکفیر کرنا وغیرہ فرقے بن جانے کی چند بنیادی وجوہات ہیں۔ اب ہم خیر القرون کے چند فرقوں کے نام اور ان کے عقائد وغیرہ پر الگ الگ گفتگو کرتے ہیں۔ تاکہ یہ واضح ہو جائے "فرقہ" کسے کہتے ہیں۔

(۱) خوارج

لغت میں خوارج کے معنی ہیں۔ "اَلْخَوَارِجُ: قَوْمٌ يُّخَالِفُوْنَ السُّلْطَانَ وَالْجَمَاعَةَ"

(المنجد: ۱۶۹)

"الخوارج: باغی لوگ۔ جماعت سے نکلے ہوئے لوگ۔ (مصباح اللغات: ۱۹۶) (واضح رہے کہ احادیث رسول ﷺ کے الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے مسعود صاحب "المنجد" کا حوالہ دیا کرتے ہیں)

نبی کریم ﷺ نے بھی اس بات کی نشاندھی کردی تھی کہ

يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فِرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِيْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ (صحیح مسلم ص ۳۴۲/ ج ۱، مسند احمد ص ۶۴/ ج ۳)

یعنی "میری امت میں دو فرقے ہو جائیں گے۔ تو ان دونوں کے درمیان سے ایک (مارقہ) گروہ نکل جائے گا سو (ان دونوں فرقوں میں سے) جو حق سے زیادہ قریب ہوگا وہ اس (مارقہ) گروہ کو قتل کرے گا"

معلوم ہوا کہ جو (مارقہ) گروہ خروج کرے گا وہ پہلا فرقہ ہوگا اور وہ یہی "خوارج" تھے۔

ابوداؤد میں ہے کہ آپ نے فرمایا "یہ گروہ اہل اسلام کو قتل کرے گا اور بُت پرستوں کو چھوڑ دے گا۔ اگر میں ان کو پاؤں تو عاد کی طرح قتل کردوں" (صحیح سنن ابوداؤد ص ۹۰۳/ ج ۳)

اس حدیث میں جماعت المسلمین کو "اہل اسلام" کے نام سے پکارا گیا ہے۔

(۲) القدریہ

خیر القرون میں ایک فرقہ قدریہ بھی تھا۔ قدریہ کی تعریف یہ ہے کہ

"اَلْقَدَرِيَّةُ" قَوْمٌ يَجْحَدُوْنَ اَلْقَدَرَ ..... الخ (المنجد ۶۴۵)

القدریہ۔ "ایک جماعت ہے، جو تقدیر الٰہی کا انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بندے اپنے افعالِ اختیاریہ کے خود خالق ہیں اور جبریہ اس کے خلاف ہے"۔ (مصباح اللغات ۶۶۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیؐ کی احادیث مبارکہ میں بھی القدریہ کے متعلق پیش گوئی اور ان کی مذمت ملتی ہے۔
آپ نے فرمایا:
اَلْقَدَرِیَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ (سنن ابو داؤد کتاب السنہ - باب فی القدر - قال الالبانی "حسن" صحیح سنن ابو داود ص ۸۸۷/ ج ۳)

یعنی "قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے جنازے پر حاضر نہ ہو" مسند احمد ص ۸۶/ ج ۲ میں یہ الفاظ ہیں کہ لِكُلِّ اُمَّةٍ مَجُوْسٌ وَمَجُوْسُ اُمَّتِيَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ

"ہر امت کے مجوس ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوس وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں ہے۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اور وہ مرجائیں تو ان کے جنازے پر حاضر نہ ہو۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ وَذٰلِكَ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ

(ابن ماجہ - کتاب الفتن - باب الخسوف - قال الالبانی "حسن" صحیح سنن ابن ماجہ ص ۳۸۱/ ج ۲)

"میری امت میں چہرے مسخ ہوں گے اور لوگ دھنسائے جائیں گے اور پتھر کریں گے اور یہ اھل القدر (جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں ان) میں ہوگا"۔

(۳) روافض

قرون اولیٰ میں ایک فرقہ ضالہ روافض کا بھی تھا۔ لغت میں روافض کے معنی "قائد و رہنما کو چھوڑ دینے والی جماعت کو کہا جاتا ہے"۔ جیساکہ المنجد ۲۷۴ میں ہے: (۴)

الرافضہ "جنگ وغیرہ میں اپنے قائد و رہنما کو چھوڑ دینے والی جماعت ج (جمع) روافض اور انہی کے بارے میں ہے۔

"لاخیرفی الروافض" الرافضہ۔ شیعوں کی ایک جماعت اور نسبت کے لئے رافضی

(مصباح اللغات ۳۰۵)

امام ذہبی بدعتِ کبریٰ پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

ثُمَّ بِدْعَةٌ كُبْرٰى كَالرَّفْضِ الْكَامِلِ وَالْغُلُوِّ فِيْهِ، وَالْحَطُّ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، وَالدُّعَاءِ اِلٰى ذٰلِكَ، فَهٰذَا النَّوْعُ لَا يُحْتَجُّ بِهِمْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا كرامة. (ميزان الاعتدال ج ١ ص ٥) ثُمَّ بِدْعَةٌ كُبْرٰى، كَالرَّفْضِ الْكَامِلِ وَالْغُلُوِّ فِيْهِ، وَالْحطُّ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ و عُمَرَ رضى الله عنهما، وَالدُّعَاءِ اِلٰى ذٰلِكَ فَهٰؤُلَاءِ لا يُقْبَلُ حَدِيْثُهُمْ وَلَا كِرَامَةَ - (لسان الميزان ج ١ ص ٩)

(۴) معتزلہ

معتزلہ بھی اسلامی قرونِ اولیٰ ہی کا ایک گمراہ فرقہ ہے۔ لغت میں ہے کہ علیحدہ سفر کرنے والے اور الگ ہو جانے کو معتزلہ کہتے ہیں۔ جیساکہ المنجد میں ہے کہ

(اَلْمُعْتَزِلَةُ وَالعِزَالُ) فِئَةٌ مِنَ الْقَدَرِيَّةِ قَالُوْا اِنَّهُمْ اعتَزَلُوْا فِئَتَيِ الضَّلَالَةِ فِي زَعْمِهِمْ اَيْ اَهْلَ السُّنَّةِ وَالْخَوَارِجِ (المنجد ۵۲۵-۵۲۶)

ترجمہ: (المعتزلہ و العزال) قدریہ کی ایک جماعت ہے جو اپنے خیال سے اہل سنت و الجماعت اور خوارج دونوں کو گمراہ سمجھ کر جدا ہو گئے تھے۔ (مصباح اللغات ۵۵۰)

(۵) اھل السنہ والجماعہ

امتِ مسلمہ (جماعت المسلمین) کے گمراہ فرقوں خوارج' قدریہ' معتزلہ' رافضیہ کے مقابلے میں امت مسلمہ کے ناجی فرقہ نے اپنا شناختی نام "اھل السنہ و الجماعہ" رکھا اور یہ نام بھی دراصل حدیث "ما انا علیہ و اصحابی" سے مستنبط کیا گیا اور صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین کے درمیان مستعمل رہا اور تمام گمراہ فرقوں کے مقابلے میں استعمال ہوتا رہا۔ امام مسلم نے مقدمہ مسلم میں امام ابن سیرین کا قول نقل کیا ہے کہ

فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ اِلٰى اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ وَيُنْظَرُ اِلٰى اَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ

(مقدمہ مسلم ص ۱۱/ج ۱۔ لسان المیزان ص ۷/ج ۱۔ کتاب العلل از ترمذی ص ۲۳۶/ج ۲)

"جب فتنہ بپا ہو گیا۔ تو ہم راویانِ حدیث کے متعلق پوچھنے لگے۔ تب اہل سنت کی احادیث لے لی جاتیں اور اھل بدعت (مخالفین اھل سنت) کی احادیث نہ لی جاتیں"۔

(اہل سنت کے نام کی مزید تحقیق کرنے والے امام شاطبی کی الاعتصام اور امام ابن تیمیہ کا مجموع الفتاویٰ ج ۳ وغیرہ کا مطالعہ کریں)

آپ نے دیکھا کہ گمراہ فرقے قدریہ' خوارج وغیرہ نام رکھنے سے نہیں بنے بلکہ ضروریاتِ دین' عقائد کا انکار کرنے' نیا عقیدہ نکالنے یا ساری امت کو کافر قرار دینے سے بنے۔ جیساکہ رافضی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ۔ جبکہ محدثین نے اس کے مقابلے میں "اہل السنہ والجماعہ" کی اصطلاح استعمال کی تاکہ امتِ مسلمہ کو ان گمراہ فرقوں سے ممیز کیا جاسکے۔ اب حدیث کے مطابق یہی الجماعہ ہے۔ کیونکہ جب فرقے الجماعہ سے الگ ہوگئے اور اپنے نام رکھ لئے تو باقی امت مسلمہ کو اہل السنہ والجماعہ کہا گیا۔ اور کتبِ اسماء الرجال اس سے بھری ہوئی ہیں کہ فلاں راوی اہل سنت میں سے ہے۔ یا فلاں راوی کا مذہب اہل سنت ہے۔ آیئے چند ایسے راویوں کا مطالعہ کریں جن کو ائمہ جرح وتعدیل نے اہل السنہ والجماعہ میں شامل کیا ہے اور ان کو کبھی اہل السنہ کہا کبھی مذہب السنہ اور کبھی اہل السنہ کے مذہب کی وضاحت کی ہے۔

● اہل السنہ

★ ابن الانباری النحوی... خطیب بغدادی کہتے ہیں:

كَانَ صَدُوقًا دَيِّناً مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ۔ (تذکرۃ الحفاظ: ۸۴۲)

★ شیخ الاسلام ابو القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بن علی التیمی (کے متعلق ابو موسیٰ فرماتے ہیں:

قَالَ أَبُو مُوسَى: أَبُو الْقَاسِمِ الْحَافِظُ إِمَامُ أَئِمَّةٍ وَقْتِهِ وَأُسْتَاذُ عُلَمَاءِ عَصْرِهِ وَقُدْوَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ فِي زَمَانِهِ (تذکرۃ الحفاظ: ۱۲۷۸)

★ محمد بن ناصر بن محمد بن علی بن عمر کے متعلق ابن جوزی کا قول ہے:

★ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِي: كَانَ ثِقَةً حَافِظاً ضَابِطاً مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ

(تذکرۃ الحفاظ: ص ۱۲۸۹/ ج ۴)

★ محمد بن اسماعیل.... قَالَ الْخَطِيبُ: كَانَ فَهِماً مُتْقِناً مَشْهُوراً بِمَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ۔

(تذکرۃ ۶۰۵/ تہذیب: ۹/ ۶۲)

★ ابراہیم بن عبدالعزیز بن الضحاک ... بعض لوگوں نے ان پر رافضی ہونے کا الزام لگایا چنانچہ ابن حجر اس الزام کا یہ جواب دیتے ہیں:

قُلْتُ: وَهٰذَا ظُلْمٌ بَيِّنٌ فَإِنَّ هٰذَا مَذْهَبُ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ أَعْنِي التَّوَقُّفَ فِي تَفْضِيلِ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ وَإِنْ كَانَ الْأَكْثَرُ عَلَى تَقْدِيمِ عُثْمَانَ بَلْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ يُقَدِّمُونَ عَلِيًّا عَلَى عُثْمَانَ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ ۔ (لسان المیزان ج۱ ص۷۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ الدار قطنی.. (امام دار قطنی کے ترجمے میں ابن طاہر کا قول) إختلفوا ببغداد فقال قومٌ: عليٌّ أفضلُ مِنْ عُثْمانَ رضي الله عنهما. فتحاكموا الى الدارقطنيّ قال: فأمسكتُ وقلتُ الإمساكُ خيرٌ ثمَّ لم أرَ لديني السكوتَ ـ وقلتُ: عُثْمانُ أفضلُ لاتّفاق جماعة أصحابِ رسولِ الله على هذا ـ وهو قولُ أهلِ السنّةِ وهو أوّلُ عقدٍ يُحلُّ مِنَ الرّفض (تذكرة الحفاظ ج٣ ص٩٩٤)

اسی طرح بہت سے ثقہ راویان حدیث کو اہل الحدیث، اہل الاثر، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی وغیرہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر یہ فرقہ پرستی تھی تو پھر ان فرقوں کے (مشرک) راویوں سے حدیث بھی لینا جائز نہیں ہے۔

اہل الحدیث

☆ احمد بن نصر... قَالَ الْحَاكِمُ- هُوَ فَقِيْهُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَصْرِهِ بِنَيْسَابُوْرَ (تذکرۃ الحفاظ: ۲/۵۴۰)

★ ابوداؤد.... (سنن ابوداؤد کے مرتب) امام ابوداؤد کے متعلق امام حاکم کا قول:

قَالَ الْحَاكِمُ أَبُوْ عَبْدِاللهِ: أَبُوْ دَاوُدَ إِمَامُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَصْرِهِ بِلَا مُدَافَعَةٍ (تذکرۃ الحفاظ: ص۵۹۲/ ج۲)

☆ عبداللہ بن محمد بن علی.... کے متعلق ہے کہ:

قَالَ الْخَطِيْبُ كَانَ أَحَدَ أَئِمَّةِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ (تذکرۃ الحفاظ: ص۶۹۰/ ج۲)

اہل الاثر

☆ بقی بن مخلد.... کے متعلق ہے کہ:

وَقَدْ تَعَصَّبُوْا عَلٰى بَقِيٍّ لِإِظْهَارِهِ مَذْهَبَ أَهْلِ الْأَثَرِ (تذکرۃ الحفاظ: ص۶۳۰/ ج۲)

حنفی

الطحاوی.... الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ الْحَافِظُ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْبَدِيْعَةِ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ سَلَمَةَ الْأَزْدِيُّ الْحَجْرِيُّ الْمِصْرِيُّ الطَّحَاوِيُّ الْحَنَفِيُّ (تذکرۃ الحفاظ ص۸۰۹/ ج۳) ....

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

★ الحسکان.... القاضی المحدث ابوالقاسم عبیداللہ بن عبداللہ بن احمد بن احمد بن محمد بن حسکان القریشی العامری النیسابوری الحنفی (تذکرۃ الحفاظ ص:۱۲۰۰/ج ۳)

● مالکی

★ ابوالعرب کے ترجمے میں ہے کہ:

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الْفُقَهَاءِ الْمَالِكِيَّةِ فَقَالَ كَانَ حَافِظًا لِمَذْهَبِ مَالِكٍ (تذکرۃ الحفاظ ص۸۹۰/ج۳)

●● شافعی

★ ابن سریج اَلْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ الْقَاضِي أَبُوالْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سُرَيْجِ الْبَغْدَادِيُّ قُدْوَةُ الشَّافِعِيَّةِ (تذکرۃ الحفاظ: ص۸۱۱/ج۳)

★ الطحاوی کے ترجمے میں ہے کہ:

"كَانَ أَوَّلاً شَافِعِيًّا يَقْرَءُ عَلَى الْمُزَنِي" (تذکرۃ الحفاظ: ص۸۰۹/ ج ۳)

★ الاصم کے ترجمے میں ہے کہ:

قَالَ الْحَاكِمُ: حَضَرْتُ الْأَصَمَّ يَوْمًا خَرَجَ لِيُؤَذِّنَ لِلْعَصْرِ فَاسْتَقْبَلَ وَقَالَ بِصَوْتٍ عَالٍ: نَا الرَّبِيعُ مِنْ سُلَيْمَانَ أَنَا الشَّافِعِيُّ ثُمَّ ضَحِكَ وَضَحِكَ النَّاسُ ثُمَّ أَذَّنَ.... (تذکرۃ الحفاظ: ۳/ ۸۶۲)

★ البیہقی کے متعلق ہے کہ:

وَعَنْ إِمَامِ الْحَرَمَيْنِ أَبِي الْمَعَالِيِّ قَالَ: مَا مِنْ شَافِعِيٍّ إِلَّا وَلِلشَّافِعِيِّ عَلَيْهِ مِنَّةٌ إِلَّا أَبَابَكْرِ الْبَيْهَقِيَّ فَإِنَّ لَهُ الْمِنَّةُ عَلَى الشَّافِعِيِّ لِتَصَانِيْفِهِ فِيْ نُصْرَةِ مَذْهَبِهِ. (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱۳۳/ ج ۳)

● حنبلی

★ ابن المقری.. کے ترجمے میں ہے کہ:

قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ مَهْدِيٍّ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُقْرِيْ: يَقُوْلُ مَذْهَبِيْ فِي الْأُصُوْلِ مَذْهَبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَأَبِيْ زُرْعَةَ الرَّازِيِّ- (تذکرۃ الحفاظ: ص۹۷۵/ ج ۳)

● ظاہری مذہب ابن ابی عاصم کے ترجمے میں ہے کہ:

وَكَانَ مَذْهَبُهُ الْقَوْلُ بِالظَّاهِرِ وَتَرْكُ الْقِيَاسِ- قَالَ أَبُوْ نُعَيْمِ الْحَافِظُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ ظَاهِرِيَّ الْمَذْهَبِ (تذکرۃ الحفاظ: ص۱۳۴۱/ج۳)

● مذہب ابنِ جریر

★ المعافی بن زکریہ بن یحییٰ بن حمید (کے متعلق خطیب کا قول):
قَالَ الْخَطِيْبُ كَانَ عَلَى مَذْهَبِ ابْنِ جَرِيْرٍ۔ (تذکرۃ الحفاظ: ص۱۰۱۱/ج۳)

● ابنِ خزیمہ کا مذہب

★ دعلج بن احمد بن دعلج (کے ترجمے میں حاکم کا قول):
قَالَ الْحَاكِمُ اَخَذَ دَعْلَجُ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ الْمُصَنَّفَاتِ : قَالَ وَ كَانَ يُفْتِيْ بِمَذْهَبِهٖ (تذکرۃ الحفاظ: ص۸۸۱/ج۳)

● محمدی المذہب ابن شاہین کے ترجمے میں ہے:

وَكَانَ إِذَا ذُكِرَ لَهٗ مَذْهَبُ اَحَدٍ يَقُوْلُ اَنَا مُحَمَّدِيُّ الْمَذْهَبِ

(تذکرۃ الحفاظ: ص۹۸۸)

● سفیان واہل الکوفہ

غسل کی ایک سنت پر بحث کرتے ہوئے امام ترمذی کہتے ہیں:
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ (ترمذی) واضح رہے کہ امام ترمذی کا قول مسعود صاحب نے بھی نقل کیا ہے (کتابچہ سکتے اور قراءت ص ۸)

امام ترمذی سننِ ترمذی میں حدیث نقل کرنے کے بعد فقہاء اور مختلف ائمہ کا اختلاف اور ان کا مذہب اور اس کی دلیل ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً غسلِ جمعہ میں کہتے ہیں:

امام شافعی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا اس حدیث میں غسل جمعہ کیلئے حکم دینا استحباب کے لئے ہے' وجوب کیلئے نہیں وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهٗ عَلَى الاِخْتِيَارِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ

فَاَمَّا غُسْلُ الْجُمُعَةِ كَانَ الدَّلَالَةُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ اِنَّمَا اَمَرَ بِهٖ عَلَى الاِخْتِيَارِ
امام شافعی کہتے ہیں کہ "غسل جمعہ کا حکم ہمارے نزدیک استحبابی ہے"۔ کتاب "الام"

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ تمام ثقہ راوی جن کی شناخت کے لئے اہل السنہ اور اہل الحدیث وغیرہ کی اصطلاح استعمال کی گئی۔ وہ جماعۃ المسلمین میں شامل نہیں تھے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ مذھب اہل السنہ والجماعہ کی تاریخ و تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مَذْهَبٌ قَدِيْمٌ مَعْرُوْفٌ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اللّٰهُ اَبَا حَنِيْفَةَ وَ مَالِكًا وَ الشَّافِعِيَّ وَاَحْمَدَ فَاِنَّهٗ مَذْهَبُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ تَلَقَّوْهُ عَنْ نَبِيِّهِمْ وَ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ كَانَ مُبْتَدِعًا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ (منهاج السنة النبوية ۲/۴۸۲ تحقیق محمد رشاد سالم)

لیجئے امام ابن تیمیہ "مذہب اهل السنہ والجماعہ" کو صحابہ کا وہ مذہب قرار دیتے ہیں جو ان کو ان کے نبی سے ملا تھا۔ اور جو لوگ اهل السنہ والجماعہ کو فرقہ قرار دیتے ہیں اور ان کو جماعت المسلمین سے نکال کر ان کی مخالفت کرتے ہیں ایسے لوگ شیخ الاسلام کے نزدیک بدعتی ہیں۔

مفسر قرآن عبداللہ بن عباس سے لے کر ابن تیمیہ تک مختلف آئمہ کرام الجماعہ' جماعۃ المسلمین' ما انا علیہ اصحابي وغیرہ سے مراد اهل السنہ والجماعہ ہی لیتے ہیں اور مسعود صاحب ان تمام اسلاف کی راہ کو چھوڑ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر خوش ہیں۔ تو اس پر صرف یہی آیت پیش کی جاتی ہے کہ:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (سورۃ النساء ۱۱۵)

جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنین کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر چلے۔ تو ہم اسے ادھر ہی جانے دیں گے۔ جس طرف جانے کے لئے اس نے رُخ پھیر لیا پھر ہم اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

(ترجمہ تفسیر عزیز: از مسعود احمد ص ۳۶۸/ج ۳)

مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ناجی فرقے کے نام بھی بدلتے رہے ہیں کیونکہ اصل چیز نبی کریم ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کے طریقے سے تمسک ہے۔ نہ کہ مجرد نام۔۔۔! مثلاً روافض اپنے کو مومنین کہتے ہیں کیا ان کے مومنین کہنے سے وہ مومن ہو گئے؟ اسی طرح قرآنی نام حزب اللہ کو آج بھی ایران نواز ایک گروہ اپنے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اس "حزبُ الشیطان" کو حزب اللہ نام رکھ لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس طرح آج اپنے ملک میں "اهل السنہ والجماعہ" نام کو بریلوی لوگ بڑے طمطراق سے کہلاتے ہیں۔ ان کی گمراہیاں کن پر واضح نہیں اور جن کا اوڑھنا بچھونا ہی رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صحابہ کے طریقے کے خلاف ہے۔ اسی طرح ایک "جماعت المسلمین' رجسٹرڈ" مسعود بی ایس سی والی جو کوثر نیازی کالونی کراچی میں موجود ہے جبکہ دوسری جماعۃ المسلمین (گول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ة" والی) کھماڑی کراچی میں قائم ہے۔ نیز دور یوں جائیے: مسعود صاحب کی "جماعت المسلمین" سے نکلے ہوئے "مرتدین" بھی آخر "جماعۃ المسلمین" ہی کے دعویدار ہیں۔ اب ان میں حقیقی کون سی ہے۔ یہ ان کے گھر کا معاملہ ہے۔ –

ہم تو نیک و بد "حضور" کو سمجھائے جاتے ہیں

---

(١) اَلاَ اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلاَثٍ وَّسَبْعِيْنَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِى النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَهِىَ الْجَمَاعَةُ .... الخ (مسند احمد ج٤ ص١٠٢ سنن ابو داؤد كتاب السنة ـ باب شرح السنة ولفظه ابو داؤد وقال الالبانى حسن ـ صحيح سنن ابى داؤد ج٣ص٨٦٩)

(٢) وَاِنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلاَثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِى النَّارِ اِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً قَالَ مَنْ هِىَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِىْ (سنن الترمذى ـ وقال الالبانى حسن ـ صحيح سنن الترمذى ص ٣٣٤ ج٢)

(٣) فَاِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِىْ فَسَيَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيْرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا ، وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ..... الخ (ترمذى ، ابن ماجه ابو داؤد ـ كتاب السنة باب فى لزوم السنة ـ ولفظ ابو داؤد قال الألبانى صحيح ـ صحيح سنن ابى داؤد ج٣ ص٨٧١)

(٤) أَوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ــ ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلاَ يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلاَ يُسْتَشْهَدُ ، اَلاَ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلاَّ كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ ـ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ ، وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ ــ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوْبَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ...الخ (ابن ماجه، ترمذى ـ ابواب الفتن باب فى لزوم الجماعة... قال الالبانى صحيح ـ صحيح سنن ترمذى ج٢ ص٢٣٢)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٥) اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیَ الَّذِیْ یَمْحُوْا اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ (متفق علیه)

(٦) اِنْ کَانَ لِلّٰہِ خَلِیْفَةٌ فِی الْاَرْضِ، فَضَرَبَ ظَهْرَكَ، وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ ـ وَاِلاَّ فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ...الخ (سنن ابی داؤد کتاب الفتن ـ باب ذکر الفتن وسکت عنه المنذری وقال الالبانی حسن صحیح سنن ابی داؤد ج٣ ص٧٩٩ والجامع الصحیح ٥٧٥/١ مصنف عبد الرزاق ج١١ ص٣٤١، ابن سعد بحواله کنز العمال ج٢ ص١٤٩)

(٧) ﴿ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ ﴾ (التوبة : ١٢٢)

(٨) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیه وسلم یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فِرْقَتَانِ، فَیَخْرُجُ مِنْ بَیْنِهِمَا مَارِقَةٌ ـ یَلِیْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ ـ (صحیح مسلم ج١ص٣٤٢، کتاب الزکوة مسند احمد ٦٤/٣)

(٩) ﴿ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصَّى بِهِ نُوْحًا وَالَّذِيْ اَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسَى وَعِيْسَى اَنْ اَقِيْمُوْا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ﴾

(سورة الشوری ١٣)

(١٠) وَالدِّیْنُ الَّذِیْ جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ کُلُّهُمْ هُوَ عِبَادَةُ اللّٰہِ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ کَمَا قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ اِلاَّ نُوْحِیْ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (تفسیر ابن کثیر ج ٤ ص١٠٩)

(١١) اَلْقَدْرُ الْمُشْتَرِكُ بَیْنَهُمْ هُوَ عِبَادَةُ اللّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاِنِ اخْتَلَفَتْ شَرَائِعُهُمْ وَمَنَاهِجُهُمْ کَقَوْلِهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ : ﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ﴾

(١٢) اَلرَّافِضَةُ .. اَلْفِرْقَةُ مِنَ الرَّوَافِضِ، وَهُمُ الَّذِیْنَ تَرَکُوْا قَائِدَهُمْ فِیْ حَرْبٍ اَوْ سِوَاہُ . وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ (لَا خَیْرَ فِی الرَّوَافِضِ) اَلرَّافِضَةُ اَیْضًا فِرْقَةٌ مِنْ اَصْحَابِ الشِّیْعَةِ وَالنِّسْبَةُ "رَافِضِیٌّ"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ